پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں ان دونوں سے محبت کرتا تھا اور وہ دونوں مجھ سے۔

زویا اور ماریہ۔ ایک میری پھوپھی زاد تھی اور ایک چچا زاد۔

ہم تینوں کا بچپن اکٹھے کھیلتے کودتے گزرا تھا۔ اس لیے کہ ہم تینوں ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ پھوپھی شادی کے دو سال بعد ایک سالہ زویا کو گود میں اٹھائے بیوگی کی سفید چادر اوڑھے میکے لوٹ آئی تھیں۔ دادا' دادی چاہتے تھے کہ پھوپھی کی شادی کردیں۔ مگر پھوپھی نے کہا۔

"آج کے بعد دوبارہ یہ بات مت کیجئے گا۔ میرے پاس میری زویا ہے۔ میں اپنی ساری عمر اس کے سہارے گزار سکتی ہوں۔"

اس وقت سب خاموش ہوگئے تھے کہ ابھی نیا نیا زخم ہے بھرنے میں وقت لگے گا لیکن کچھ زخم کبھی نہیں بھرتے۔ پھپھو نے بھی نصر پھوپھا کے ساتھ جو عہد کیا تھا' اسے تا عمر نبھایا۔ سو میں نے ہوش سنبھالنے پر پھپھو کو اپنے گھر میں ہی دیکھا تھا۔ اس وقت میری عمر چار سال تھی۔ میں اپنے دو بھائیوں سے چھوٹا تھا اور میری کوئی بہن نہیں تھی۔ دونوں بڑے بھائی طاہر اور منیب ایک دوسرے کے ساتھ مگن رہتے تھے۔ انہوں نے کبھی مجھے اپنے کھیل یا سرگرمیوں میں شامل نہیں کیا تھا لیکن وہ دونوں مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ دونوں ہی مجھے اپنی چیزوں میں سے حصہ ضرور دیتے تھے۔

چچا کے دو ہی بچے تھے۔ دو سالہ ماریہ اور مجھ سے دو سال بڑا خرم۔ تو جب پھپھو اس گھر میں آئیں تو ہم تینوں کے درمیان دوستی کا ایک بڑا مضبوط رشتہ بن گیا تھا۔

میں اس وقت تک ناشتا یا کھانا نہیں کھاتا تھا جب تک زویا اور ماریہ نہیں آجاتی تھیں۔ ایک بار زویا کو خسرہ نکل آئی تو پھپھو اسے ناشتے پر نہیں لائیں۔ اس کے باوجود جب تک وہ اسے گود میں لے کر نہیں بیٹھیں میں نے کھانا نہیں کھایا۔ اس طرح ایک بار میں سیڑھیوں سے گر کر زخمی ہوگیا تھا۔ میرے سر پہ ٹانکے لگے تھے۔ اور میں اسپتال سے جب تک آ نہیں گیا تھا' ماریہ نے کچھ بھی کھانے سے انکار کردیا تھا۔

میری اماں' چچی اور پھپھو کے درمیان کوئی روایتی چپقلش نہ تھی۔ تینوں کے درمیان بہت اچھی انڈر اسٹینڈنگ تھی۔

ہم تینوں بچپن سے نکل کر لڑکپن میں داخل ہوئے پھر لڑکپن سے جوانی میں' لیکن ہماری یہ مثلث اسی طرح قائم تھی۔ حالانکہ خرم نے کئی بار کوشش کی تھی اسے مربع بنانے کی' لیکن ایسا نہیں ہوسکا۔

ہم تینوں میں کبھی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ ہم تینوں ہی ایک دوسرے کا بے تحاشا خیال رکھتے تھے۔ میں اگر زویا کے لیے کچھ خریدتا تو ماریہ کے لیے بھی ضرور لے کر آتا۔ وہ دونوں بھی میری سالگرہ اور میری چھوٹی چھوٹی کامیابیوں کو بے حد اہتمام سے مناتیں اور میں بھی ہر چھوٹے بڑے موقع پر انہیں چھوٹے چھوٹے تحائف دیتا۔

ہم سمجھتے تھے شاید زندگی ایسے ہی گزر جائے گی۔ ہم تینوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے زندگی بتادیں گے لیکن پہلی بار ہماری اس مثلث کے

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

خط اس وقت کمزور پڑے جب گھر میں میری شادی کی بات چلی۔

☼ ☼ ☼
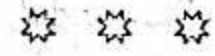
میں نے اسی سال ایم بی اے کیا تھا۔ ماریہ سائیکالوجی میں ماسٹر کررہی تھی۔ زویا اس سے ایک سال پیچھے۔۔۔

مجھے ایم بی اے کرتے ہی فوراً" جاب مل گئی تھی۔ اماں ابا حج پر جانے سے پہلے میری شادی کرنا چاہتے تھے۔

"لیکن اماں! شادی کس سے کریں گی۔ وہ تو دونوں کا دیوانہ ہے اور دونوں اس کی۔" میری بڑی بھابھی بہت شوخ اور چلبلی تھیں۔

"کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس سے ضرور پوچھ لیجئے گا۔"

اور اماں نے مجھ سے پوچھ ہی لیا۔

"زین! ہم تمہاری شادی کے لیے سوچ رہے ہیں۔ کیا خیال ہے تمہارا۔"

"ضرور سوچیے اماں! میں نے کب منع کیا ہے۔" میں آئینے کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی درست کررہا تھا۔ یہ ٹائی اور ایک پرفیوم مجھے ماریہ نے جاب ملنے پر گفٹ کیا تھا۔

"تمہاری نظر میں کوئی لڑکی ہے زین!"

"میں لڑکیوں پر نظر رکھتا ہوں' آپ ایسا سمجھتی ہیں مجھے۔" میں نے آئینے کے سامنے سے ہٹتے ہوئے مصنوعی خفگی سے انہیں دیکھا۔

"میرا مطلب ہے یونیورسٹی کالج میں کبھی کوئی لڑکی پسند آئی۔"

"نہیں۔۔۔" میں نے نفی میں سرہلایا۔ "میں نے کبھی لڑکیوں سے دوستی نہیں رکھی۔"

"تو پھر کیا ہم اپنی مرضی سے تمہارا رشتہ طے کردیں' تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا نا؟"

"نہیں پیاری اماں! بالکل بھی نہیں۔"

میں نے ہنستے ہوئے ان کے گلے میں بانہیں ڈال کر ان کی پیشانی چومی اور آفس جانے کے لیے گھر سے باہر نکل آیا۔

اس روز آفس میں کام کرتے ہوئے میرے دل میں گدگدی ہوتی رہی کہ صبح میں جلدی نکل آیا تھا اور میں نے زویا اور مایا سے یہ بات ڈسکس نہیں کی۔ خیر شام کو ضرور بتاؤں گا کہ اماں کیا سوچ رہی ہیں اور یہ کہ وہ مطمئن رہیں' میری بیوی کے آجانے سے ہماری دوستی ہرگز ہرگز متاثر نہیں ہوگی اور ہماری ٹرائی اینگل کے خط ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے۔

اماں نے میری پسند پوچھی تھی۔ اس لیے اس روز میں نے اپنے آفس میں کام کرنے والی لڑکیوں کو بھی قدرے دھیان سے دیکھا تھا۔ دو تو میرڈ تھیں' جب کہ ایک کا چیختا چلاتا میک اپ میری طبیعت پر انتہائی گراں گزرتا تھا اور ایک اگرچہ غیر شادی شدہ تھی لیکن ادھیڑ عمر تھی۔

مجھے بڑی ہنسی آئی کہ اب زین العابدین صاحب لڑکیوں کو پسند کریں گے۔

"نہیں بھئی یہ اماں کا شعبہ ہے۔ انہی کے پاس رہنے دیا جائے۔"

اس روز گھر آکر شام کے وقت لاؤنج میں بیٹھے بیٹھے میں نے ان دونوں کو اماں کا خیال بتایا تو وہ دونوں ہی جیسے یکدم پرجوش ہوگئیں۔

اس روز وہ دونوں کتنی ہی دیر تک بیٹھی مختلف لڑکیوں کو ڈسکس کرتی اور ریجیکٹ کرتی رہیں۔

دوسری طرف اماں بڑی بھابھی چھوٹی بھابھی اور دونوں بھائیوں کے ساتھ کانفرنس کررہی تھیں۔

"مجھے تو خیر دونوں ہی پیاری ہیں' لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کے لیے جھولی پھیلاؤں۔"

"اماں! یہ بات آپ زین سے کیوں نہیں پوچھ لیتیں۔ ویسے میرے خیال میں مایا بڑی ہے' سو پہلا حق تو اسی کا بنتا ہے۔" چھوٹی بھابھی نے کہا تھا۔

"یوں بھی یہ اچھا فیصلہ ہوگا۔" بڑے بھائی بولے تھے۔

"زویا کا خرم کے ساتھ اور ماریا کا زین کے ساتھ رشتہ ہوجائے تو دونوں لڑکیاں گھر میں رہ جائیں گی۔"

"یہ بات تو تم نے بہت اچھی کہی ہے طاہر۔" اماں خوش ہوگئی تھیں۔

"لیکن زین سے ضرور پوچھ لیجئے گا اماں!" چھوٹے بھائی نے اب بھی اماں کو تاکید کی تھی اور اماں نے مجھ سے پوچھ لیا۔ کچھ دیر تک تو میں ہکابکا سا اماں کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔۔۔ گھر کی بچیاں ہیں دیکھی بھالی۔ انہیں رچنے بسنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اور ہمیں انہیں قبولنے میں اور پھر بچپن سے تمہارا ساتھ ہے۔ ان کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو۔ وہ تمہیں سمجھتی ہیں۔۔۔ ہم سب کا خیال تو مایا کے لیے ہے لیکن اگر تمہارا رجحان زویا کی طرف زیادہ ہو تو۔۔۔"

"میرا رجحان؟" میں نے خود کو ٹٹولا۔ میرے لیے تو دونوں ہی برابر تھیں۔

"مایا یا زویا۔"

میرے لیے زویا اور مایا دونوں ایک جیسی تھیں۔ میں دونوں کو یکساں عزیز رکھتا تھا اور آج سے پہلے میں نے دونوں کے متعلق اس طرح کی کوئی بات نہیں سوچی تھی۔ اور شاید انہوں نے بھی اس طرح کبھی نہ سوچا ہو میری خاموشی پر اماں نے بڑے بھائی والی بات کہہ سنائی کہ اگر میں مایا کے حق میں فیصلہ دوں تو زویا کو چچی خرم کے لیے لے لیں گی۔ اس طرح دونوں لڑکیاں گھر میں ہی رہ جائیں گی۔ مجھے اپنی مثلث کا خیال آیا۔ پھر میں نے واقعی مایا کے حق میں ہاں کردی۔ دوسری صورت میں مایا کو اس گھر سے رخصت ہونا پڑتا۔

اماں خوش ہوگئیں اور فوراً" ہی پورے گھر میں بات پھیل گئی۔

"مجھے پہلے ہی پتا تھا زین مایا کو پسند کرے گا۔" چھوٹی بھابھی بڑی بھابھی سے کہہ رہی تھیں۔

وہ دونوں اس وقت کچن میں تھیں اور میں فریج سے پانی کی بوتل لینے آیا تھا۔

"کیوں تمہیں الہام ہوا تھا۔" بڑی بھابھی نے ذرا تیکھے انداز میں پوچھا تھا۔

"مایا دراصل گوری چٹی ہے اور زویا سانولی سی۔" چھوٹی بھابھی نے اپنے تئیں بڑی ٹھوس دلیل دی۔ دراصل انہیں گورے رنگ کا کمپلیکس تھا' لیکن مجھے نہیں' میں نے تو کبھی اس بات پر دھیان بھی نہیں دیا تھا کہ زویا سانولی ہے اور مایا گوری۔ دونوں ہی پرکشش تھیں۔

"اور میں زین کی جگہ ہوتی نا تو دونوں سے ہی شادی کرلیتی۔" بڑی بھابھی نے شوخی سے میری طرف دیکھا تھا۔ وہ مجھے دیکھ چکی تھیں۔

"تمہیں فیصلہ کرنا تو بہت ہی مشکل ہوا ہوگا زین!" بڑی بھابھی بغور مجھے دیکھ رہی تھیں۔

"نہیں تو۔" میں فریج سے بوتل نکال کر مڑا۔ "مجھے اماں اور بھائی صاحب کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ وہ بڑے ہیں' بہتر سمجھتے ہیں۔"

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے بہنوں کے لیے خوبصورت ناول

میمونہ خورشید علی

قیمت -/350 روپے

منگوانے کا پتہ:
مکتبہ عمران ڈائجسٹ
37، اردو بازار، کراچی
فون نمبر:
32735021

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا تمہیں زویا کا خیال نہیں آیا زین؟" مجھے بھابھی کا لہجہ عجیب سے لگا۔

"کیسا خیال؟"

"یہی کہ تم نے مایا کو منتخب کیا تو وہ ہرٹ ہوگی؟"

"کمال کرتی ہیں بھابھی آپ۔ وہ دونوں تو خود کئی دنوں سے زور و شور سے میرے لیے لڑکیاں ڈھونڈ رہی ہیں۔"

"عجیب ہو تم تینوں بھی۔"

بھابھی سر جھٹک کر پھر اپنے کام میں مصروف ہوگئیں اور میں پانی کی بوتل لے کر اپنے کمرے میں آگیا۔

اس رات باہر لان میں ٹہلتے ہوئے مجھے مایا کچھ اداس اور خاموش سی لگی تھی اور زویا نارمل......

میں نے دو تین بار مایا سے پوچھا۔ اور اس نے چونک کر کہا تھا۔ "ہاں ٹھیک ہوں۔"

"زوئی! یہ چیٹنگ ہے نا۔ سراسر چیٹنگ کہ مایا کے دل میں کوئی بات ہے اور یہ ہم سے شیئر نہیں کررہی۔"

"تو کیا تم نے چیٹنگ نہیں کی کہ ہمیں بتایا تک نہیں اور ہم خوامخواہ تمہارے لیے لڑکیاں تلاش کرتے رہے بلکہ میں نے تو ایک لڑکی فائنل بھی کردی تھی۔ وہ تو زویا کو اچھی نہیں لگی تھی ورنہ......"

وہ قدرے اندھیرے میں تھی جبکہ برآمدے میں لگے بلب کی مدھم روشنی زویا کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

"مجھے تو خود آج ہی چار گھنٹے دس منٹ پہلے پتا چلا تھا جب میں اپنے کمرے میں تھا اور اماں نے آکر بتایا تھا کہ ان لوگوں نے کیا فیصلہ کیا ہے۔"

"تو تمہیں اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا؟" مجھے مایا کی آواز بھیگی بھیگی سی لگی۔

"اف یہ لڑکیاں۔۔۔ ویسے شادی کے لیے مری جاتی ہیں اور جب شادی ہونے لگتی ہے تو رونا دھونا شروع کردیتی ہیں۔"

ایک بار نہ جانے کس بات پر چھوٹے بھائی نے کہا تو اماں نے کہا تھا۔

"بابل کا گھر چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔"

لیکن مایا سے تو بابل کا آنگن نہیں چھینا جارہا تھا۔ وہ تو اسی آنگن میں رہتی۔ بس کمرہ بدل جانا تھا۔ اپنے کمرے سے اٹھ کر میرے کمرے میں آجاتی۔ پھر کیوں اس کی آواز بھیگی بھیگی سی تھی۔

"نہیں! بھلا مجھے کیوں اعتراض ہوتا۔ اماں ابا بھائی جو بھی فیصلہ کرتے۔ چاہے وہ تم ہوتیں زویا یا کوئی اور۔"

اس نے ایک گہری سانس لی۔

"کیا تمہیں اعتراض ہے؟"

"نہیں! دراصل ...... میں نے اس سے پہلے اس طرح کبھی نہیں سوچا تھا۔"

"سوچا تو میں نے بھی نہیں تھا، لیکن کیا یہ زیادہ اچھا نہیں ہے کہ کسی اجنبی سے ہونے کے بجائے کسی ایسے سے شادی ہو جو آپ کو اچھی طرح جانتا ہو۔ آپ کی پسند ناپسند ہر چیز کا پتا ہو اسے۔"

"کیا تمہیں میری پسند ناپسند کا پتا ہے زین!"

"مجھے نہیں تو کس کو پتا ہوگا۔" میں ہنس پڑا۔

"اصولاً" تو تمہیں مجھ سے شرمانا چاہیے تھا، لیکن تم ہو کہ پٹر پٹر باتیں کیے جارہی ہو۔ کیوں زویا؟"

"ہاں۔" زویا مسکرائی "بلکہ اسے تو اب تم سے پردہ کرنا چاہیے۔"

مدھم روشنی میں، میں نے اس کی طرف دیکھا۔ مجھے اس کی مسکراہٹ پھیکی پھیکی سی لگی۔ یہ اس مسکراہٹ سے مختلف تھی جو پہلے اس کی بے حد دلکش آنکھوں میں دمکتی تھی پھر ہونٹوں پر کھلتی تھی۔ مایا چلی گئی تھی۔

"ارے۔۔۔ شرما رہی ہو؟"

میں نے اسے آواز دی تھی لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔ پھر بہت دیر تک میں اور زویا ٹہلتے رہے اور باتیں کرتے رہے تھے۔ میں نے زویا کو بتایا کہ اماں کہہ رہی ہیں کہ وہ اور خرم۔۔۔

خرم جو کبھی ہماری مثلث توڑ کر مربع نہیں بنا سکا تھا اب بنانے والا تھا۔

زویا نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ شاید اسے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ خرم انجینئر تھا اور ایک بہت اچھی کمپنی میں جاب کررہا تھا۔

☆ ☆ ☆

گھر کا ہر فرد خوش تھا۔ گھر میں میری شادی اور زویا کی منگنی کی تیاریاں ہورہی تھیں۔ زویا کی پڑھائی ختم ہونے میں ابھی پورا سال تھا اور خرم کو اس کی کمپنی دو سال کے لیے سعودیہ بھیج رہی تھی۔ فی الحال زویا کی منگنی ہورہی تھی۔

بھابھیوں کے بازار کے چکر لگ رہے تھے۔ زویا مایا بھی ان کے ساتھ ہی جاتی تھیں اور اب کم ہی نظر آتی تھیں اور ابھی شادی کی تاریخ طے ہی کی گئی تھی کہ میرا ٹرانسفر کراچی ہوگیا۔ جس روز میں جارہا تھا اس روز بھی مجھے وہ دونوں ہی نظر نہیں آئی تھیں۔

"بھئی شادی میں ایک ماہ ہے اس لیے مایا کا تو تم سے پردہ ہے اور رہی زویا کی بات تو وہ غالباً" مایا کے کمرے میں ہے۔ اس کے دوپٹوں پر گوٹا ٹانک رہی ہے۔ اس لیے تم ادھر نہیں جاسکتے۔"

"اچھا۔ زویا کو تو بلا دیں پھر ناراض ہوگی کہ مجھ سے مل کر نہیں گیا؟"

اور بھابھی کے بلانے پر وہ افراتفری میں آئی اور پھر خدا حافظ کہہ کر چلی گئی۔

میں نے حساب لگایا۔ آج سے ٹھیک آٹھ دن پہلے لان میں ان کے ساتھ ٹہل رہا تھا اور یہ وہی دن تھا، جب اماں نے مجھے مایا کے متعلق اپنا فیصلہ بتایا اور میں نے اوکے کردیا تھا۔

"ان آٹھ دنوں میں، میں بہت بزی ہوگیا تھا۔ اکثر گھر پر بھی لیپ ٹاپ پر کام میں مصروف رہتا تھا، لیکن ایسا تو پہلے بھی ہوتا تھا اور تب وہ دونوں ہی میرے کمرے میں آجاتی تھیں، لیکن اب ان آٹھ دنوں میں شاید دو یا تین بار ہی میں نے مایا اور زویا کو دیکھا تھا۔

خیر میں کراچی چلا گیا اور اپنی شادی سے صرف دو دن پہلے آیا۔ میں زویا کو ڈھونڈ رہا تھا۔ جب وہ کہیں نظر نہ آئی تو میں نے بھابھی سے پوچھ ہی لیا۔

"ارے وہ تو مایا کے ساتھ پارلر گئی ہے۔"

"ہیں۔۔۔ لیکن میری شادی تو پرسوں ہے۔"

"تو پرسوں ہی ہوگی نا۔" بڑی بھابھی ہنسیں۔

اور میری ملاقات زویا سے پھر اگلی صبح ہی ہوسکی تھی کیونکہ میں بے حد تھکا ہوا تھا اور سونے کے لیے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

صبح میری آنکھ جلدی کھل گئی۔ میں کمرے سے نکل کر کچن میں آیا کہ اگر وہاں کوئی ہو تو اسے چائے کے لیے کہوں۔ زویا کھڑی چائے بنا رہی تھی۔

"کہاں غائب ہو بھئی۔ میں کل سے آیا ہوں اور تم نظر نہیں آرہیں۔"

"ہم جب آئے تو تم سو چکے تھے۔"

اس نے بس ایک نظر ہی مڑ کر مجھے دیکھا تھا اور پھر پیالیوں میں قہوہ ڈالنے لگی۔

"میرے لیے بھی ایک کپ بنادو۔"

"تمہارے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" اس نے مڑ کر مجھے نہیں دیکھا۔

"دوسری محترمہ کا کیا حال ہے۔ کیا اب ان کا دیدار شادی کے بعد ہی ہوگا؟"

"یقیناً"۔"

اس نے چائے بنا کر کپ مجھے پکڑایا اور دوسرا کپ اٹھا کر یہ کہتے ہوئے نکل گئی۔

میں چائے کا کپ لیے اپنے کمرے میں آیا تو وہاں چھوٹے بھائی بیٹھے تھے۔

"میں نے تمہاری بھابھی سے کہا ہے، ہم دونوں کا ناشتا ادھر ہی لے آئیں پھر کہیں جانا ہے۔"

"کہاں؟"

"یار! درزی سے تمہارے کپڑے اٹھانے ہیں۔"

"اچھا ناشتا کرکے شیو بنالوں۔۔۔ پھر چلتے ہیں۔ میں جوتے نہیں لے سکا۔ ٹائم نہیں ملا تھا۔"

"ایک کام کہا تھا ۔۔۔ وہ بھی نہیں ہوسکا۔ خیر جارہے ہیں تو لے لیں گے۔۔۔ لیکن شیو وغیرہ مت کرو

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب کل ہی کرنا دولہا بننے سے پہلے۔" وہ مسکرائے۔
"تم خوش تو ہو نا؟"
میں چائے پی رہا تھا جب انہوں نے اچانک پوچھا تو میں نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔
"میں نے اماں سے کہا تھا' تم سے ضرور پوچھ لیں۔"
"ہاں پوچھا تو تھا انہوں نے۔"
"اچھا... میرا خیال تھا شاید تم زویا سے؟ میرا مطلب ہے تم زویا کو پسند کرتے ہو؟"

☼ ☼ ☼

اس وقت تو مجھے چھوٹے بھائی کی بات صحیح نہیں لگی تھی لیکن ٹھیک ایک سال' ایک ماہ' دس دن بعد میں سوچ رہا تھا چھوٹے بھائی نے کتنا صحیح کہا تھا۔
یعنی میں نے اتنا عرصہ اس غلط فہمی میں گزار دیا کہ میں مایا کے ساتھ بہت خوش گوار ازدواجی زندگی گزار رہا ہوں۔ ویسے تو اس میں کچھ اتنا جھوٹ بھی نہیں تھا۔ میری زندگی بہت خوش گوار تھی۔
مایا دلہن بن کے بے حد حسین لگ رہی تھی' جب اسے اسٹیج پر لایا گیا تھا تو میں ایک دم کھڑا ہو گیا تھا۔ مگر وہ مجھے اداس سی لگی تھی حالانکہ اسے بہت دور نہیں جانا تھا۔ مگر شاید لڑکیاں اتنی نازک دل ہوتی ہیں کہ اس موقع پر دل بھر ہی آتا ہے۔
کچھ دیر بعد زویا کو بھی اسٹیج پر لایا گیا تھا وہ بھی غضب ڈھا رہی تھی۔ اس کی بے حد خوب صورت آنکھیں بیوٹیشن نے اور بھی قاتل بنادی تھیں۔
اسے مصنوعی پلکوں کی ضرورت نہ تھی۔ اس کی اپنی پلکیں ہی اتنی خوب صورت تھیں۔ لمبی' گھنی مڑی ہوئی' جیسے خوب صورت جھیلوں کے گرد سیاہ جنگل۔

وہ دونوں میرے دائیں بائیں بیٹھی تھیں۔ میرا نکاح ہو چکا تھا اور اب زویا کو انگوٹھی پہنائی جانی تھی۔ انگوٹھی چچی نے پہنائی۔ کیونکہ خرم سعودیہ میں تھا۔ زویا زیادہ دیر نہیں بیٹھی تھی' منگنی کی تقریب کے فوراً" بعد اٹھ گئی تھی۔ مایا میرے پہلو میں بیٹھی تھی۔ دمکتی گلابی رنگت والی سب ہی دلہن کی تعریف کر رہے تھے۔
اور پھر ولیمہ والے دن بھی وہ مجھے سب سے الگ اور منفرد لگی۔ اس کی سانولی رنگت میں بلا کی ملاحت تھی جو میک اپ سے دمک اٹھتی تھی۔

☼ ☼ ☼

ناران میں دریائے کنہار کے کنارے بیٹھ کر اس میں پتھر پھینکتے ہوئے' جھیل سیف الملک کی طرف جاتے ہوئے' میرا ہاتھ پکڑ کر گلیشیر پر چلتے اور تنگ پگڈنڈی پر آگے پیچھے چلتے ہوئے لالہ زار کی بلندیوں پر بیٹھے ہوئے مجھے ایک بار بھی وہ اتنی خوش نہیں لگی تھی جتنا کہ اسے لگنا چاہیے تھا۔
"مایا! کیا تم یہاں آکر خوش نہیں ہو۔ کیا تم کہیں اور جانا چاہتی تھیں؟" میں نے اس کی طرف دیکھا۔
"مجھے یاد تھا جب پہلے ہم یہاں آئے تھے۔ تو تم نے کہا تھا۔ کاش میں پھر کبھی یہاں آسکوں۔ میں نے تب ہی یہاں کا پروگرام بنایا تھا' حالانکہ چھوٹے بھائی کہہ رہے تھے بھوربن چلے جاؤ لیکن اب مجھے لگ رہا ہے جیسے تم خوش نہیں ہو میں یہاں آکر۔ ہیں نا۔"
"میں خوش ہوں لیکن پہلی بار جو ایکسائٹمنٹ ہوتی ہے وہ دوسری بار تو نہیں ہو سکتی نا۔"
"ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" مجھے اس کی بات صحیح لگی۔

سو میں نے مزید کسی بات پر غور نہیں کیا۔
مایا کے متعلق کوئی بھی شخص پورے یقین سے کہہ سکتا تھا کہ وہ بہت اچھی بیوی ہے۔ وہ میری بیوی تھی' میری دوست اور غمگسار تھی۔ ہماری زندگی بہت پرسکون تھی۔ وہ میرا بہت خیال رکھتی تھی۔ مجھے ہر چیز تیار ملتی' میرے کپڑے' جوتے' میرے آفس کے کاغذات فائلیں سب۔
وہ کھانا بہت عمدہ پکاتی تھی۔
مجھے ذرا سا زکام بھی ہوتا تو وہ ساری رات جاگتی

تھی۔ اور جب اسے کوئی تکلیف ہوتی تو میں بھی سو نہ پاتا۔ مثالی زندگی تھی ہماری لیکن پھر بھی کبھی بہت خالی پن لگتا تھا۔ ایک بار میں نے مایا سے کہا۔
"یار! تم کیسی بیوی ہو کبھی لڑتی شڑتی نہیں ہو۔ نہ کوئی فرمائش' نہ کوئی ضد۔"
"ہم بچپن سے اکٹھے رہتے آرہے ہیں۔ کیا پہلے کبھی بیتے سالوں میں ہماری لڑائی ہوئی؟"
"لیکن اب تو تم بیوی ہو۔ بیویوں کا تو حق بنتا ہے لڑنا۔"
میں شاید اس خاموشی' اس سکون کو توڑنا چاہتا تھا جو کبھی کبھی مجھے بے طرح محسوس ہوتی تھی۔
"لیکن میں تم سے لڑ نہیں سکتی۔ کبھی بھی نہیں۔" مایا اس لمحے مجھے بڑی اداس لگی۔
"اچھا... میں اگر دوسری شادی کرلوں تب بھی نہیں؟" میں نے سر کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔
"تب بھی نہیں۔ کیونکہ مجھے پتا ہے تم دوسری شادی کبھی نہیں کرو گے۔"
"اور اگر مجھے کسی سے محبت ہو جائے تو؟"
وہ ہنس پڑی۔
"تمہیں کسی سے محبت نہیں ہو سکتی۔" اس کے یقین پر میں مسکرا دیا۔
"تم صحیح کہتی ہو' مجھے اپنے ماں باپ اور بھائیوں کے علاوہ اگر کسی سے محبت ہوئی تو وہ صرف تم اور زویا ہو... لیکن جب تک تم سے شادی نہیں ہوئی تھی اس محبت کی نوعیت مختلف تھی' لیکن اب تم میری زندگی میں شامل ہو گئی ہو' زویا ہمارے درمیان سے نکل کر اپنا الگ زاویہ بنالے گی خرم کے ساتھ' لیکن ہمارے درمیان وہ ابتدائی محبت کبھی ختم نہیں ہوگی جس کی جڑیں ہمارے اندر ہیں۔"
"بچپن کی محبتوں کی ڈیمانڈ اور ہوتی ہے اور جوانی کی محبتوں کی اور۔" پتا نہیں اس نے کیوں کہا تھا۔
میں اس کی بات نہیں سمجھا تھا' لیکن میں نے اس کی تائید ضرور کی تھی۔

آج ہمارے درمیان روزمرہ کے معمولات سے ہٹ کر باتیں ہو رہی تھیں۔ شادی سے پہلے مایا اتنی کم گو نہیں تھی' جتنی اب ہو گئی تھی۔ میں بھی کچھ سنجیدہ ہو گیا تھا۔ میں بھی پہلے بہت بولتا تھا۔ ہماری باتیں ختم ہی نہ ہوتی تھیں۔ جب تک ہم تینوں ایک دوسرے کو دن بھر کی روداد سنا نہ لیتے' ہمیں چین نہ آتا تھا۔ لیکن اب میں گھر آتا تو کھانا کھاتے ٹی وی دیکھتے کبھی مجھے اسے دفتر میں گزرے دن کا احوال سنانے کا خیال نہ آتا تھا اور نہ ہی مایا نے مجھے کبھی بتایا تھا کہ دن بھر اس نے کیا کیا۔ فارغ وقت میں کیا کرتی ہے۔

☼ ☼ ☼

کراچی میں تقریباً" ایک سال رہنے کے بعد مجھے واپس لاہور بلوالیا گیا۔ لاہور واپس جانے کا سن کر مایا بے حد خوش ہوئی تھی۔ ہم جب گھر پہنچے تو زویا یونیورسٹی میں تھی۔ ایک ماہ بعد اس کے فائنل پیپرز ہونے والے تھے۔
ہم سب لاؤنج میں بہت دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔ چچی کھانے کا انتظام کرنے کے لیے کچن جانے لگیں تو مایا بھی ان کے ساتھ چلی گئی۔ دونوں بھابھیاں پہلے ہی کچن میں تھیں۔ میں کچھ دیر اماں ابا اور چچا سے باتیں کرتا رہا اس دوران بڑی بھابھی اور چھوٹی بھابھی نے دو بار چائے بھجوائی تھی۔
"ارے بھو! لنچ بھی کرنا ہے اس نے۔" چھوٹے چچا نے بڑی بھابھی سے کہا جب وہ دوسری بار چائے لائیں تو۔
"چچا جان! یہ چائے ان کی نصف بہتر بھجوا رہی ہیں۔"
اس لمحے مجھے مایا پر بہت پیار آیا۔ وہ جانتی تھی کہ میں کراچی آنے کے بعد چائے زیادہ پینے لگا تھا۔ اپنی اماں سے باتیں کرتے ہوئے بھی اسے میرا خیال تھا۔
"بیٹا تم بھی کچھ دیر آرام کرلو۔ پھر کھانے پر ملاقات ہوتی ہے۔" چچا اٹھے تو میں بھی ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا لاؤنج سے باہر آیا تو تھکی تھکی سی زویا اندر آرہی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کشادہ پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔

"زوئی۔"

میں بے اختیار اس کی طرف بڑھا تھا۔

"زین۔۔۔ کیسے ہو۔"

اس نے اپنی لمبی گھنی پلکیں اٹھائیں، وہ گھنی لانبی پلکیں جنہیں دیکھ کر مجھے سیاہ گھنیرے جنگلوں کا خیال آتا تھا۔

مجھے اس کی آنکھیں سیاہ بادلوں کی طرح لگیں، جو پانیوں سے بھرے ہوتے ہیں یا پھر منجمد جھیلیں جن کے نیچے بہت سارا پانی ہوتا ہے۔ وہ میری طرف دیکھ رہی تھی اور میں اس کی طرف۔۔۔ اور پھر جیسے کائنات کی گردش تھم گئی تھی کائنات میں صرف ہم دونوں تھے آس پاس کے سب مناظر۔۔۔ دھند میں گم ہوگئے تھے۔ میرا دل کسی انوکھی تال پر رقص کر رہا تھا۔

میں سحر زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا اور وہ میری آنکھوں کے سحر میں گرفتار ہوگئی تھی۔۔۔ میرا جی چاہ رہا تھا کہ میں اسے گلے لگالوں۔ اسے اپنے بازوؤں میں بھینچ لوں اور اس طرح ملوں جیسے برسوں سے بچھڑے ملتے ہیں۔۔۔ لیکن میں ساکت کھڑا اسے دیکھتا رہا اور وہ مجھے دیکھتی رہی پھر شاید کسی کی ہنسی کی آواز آئی تھی۔ شاید بڑی بھابھی کی۔ انہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت ہنسی آتی تھی۔ اس نے چونک کر نظریں جھکالیں اور طلسم ٹوٹ گیا۔

"تم کیسی ہو زویا!"

مجھے اپنی آواز خود اجنبی سی لگی تھی جیسے اس میں ہزاروں آنسو ہوں۔۔۔ کسی بہت اپنے کے بچھڑ جانے، کھو جانے کے غم میں بہنے والے آنسو۔

"ٹھیک ہوں۔"

"کمزور لگ رہی ہو۔"

"ہاں نہیں تو۔۔۔ ٹھیک ہوں۔"

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور میں نڈھال سا اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر گر گیا۔

کیا ہمارے پاس کرنے کے لیے کوئی بات نہیں تھی۔۔۔ ایک سال بعد ملنے کے باوجود ہمارے پاس کرنے کے لیے کوئی بات نہیں تھی؟

وہ رکی کیوں نہیں؟

اس نے مایا کا بھی نہیں پوچھا۔

"مجھے میرا خیال تھا شاید۔۔۔ تم زویا کو پسند کرتے ہو۔"

چھوٹے بھائی جان کی آواز میرے کانوں میں گونجی

اپنی شادی کے ٹھیک ایک سال نو دن بعد مجھے احساس ہوا کہ دراصل میں زویا کی محبت میں مبتلا ہوگیا اور۔۔۔ محبت بھی ایسی جو عشق جیسی ہو۔

جسم و جاں کو جلاتی تڑپاتی۔

میرے اندر خاموشیاں اتر آئی تھیں۔

☼ ☼ ☼

میرے اور مایا کے درمیان جو تھوڑی بات چیت ہوتی تھی وہ بھی برائے نام رہ گئی تھی۔۔۔ اور یہاں اس گھر میں بطور خاص مجھے اسے مخاطب کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ ناشتا کھانا سب کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھ کر کھالیا جاتا۔

رات کو جب تک وہ فارغ ہو کر کمرے میں آتی تو میں سوچکا ہوتا۔ یا کسی کام میں مصروف ہوتا اور زویا۔۔۔ اس سے بھی بہت کم نہ ہونے کے برابر بات ہوتی تھی۔ وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں بند رہ کر پڑھتی رہتی تھی۔ کبھی کھانے کی ٹیبل پر وہ نظر آتی تو میری نظریں اسے اپنے حصار میں لے لیتی تھیں۔ میرا جی چاہتا تھا بس اسے دیکھتا رہوں۔ مایا کہیں پس منظر میں چلی گئی تھی۔

میں تو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے صرف زویا کو ہی دیکھتا تھا۔۔۔ وہ میرے سامنے نہیں ہوتی تو بھی میرے تصور میں رہتی تھی۔ ہر آن ہر لمحہ۔

میں ہر روز خود سے عہد کرتا کہ کل سے مایا پر زیادہ توجہ دوں گا اور زویا کو سوچوں گا بھی نہیں، لیکن زویا کو نہ سوچنا میرے اختیار میں نہیں تھا اور مایا۔۔۔ میں زبردستی دوبار اس کے ساتھ باہر بھی گیا کھانا کھانے، لیکن ہمارے درمیان خاموشی نہ ٹوٹی۔

"کیا بات ہے مایا! یہاں آکر تم کچھ زیادہ ہی خاموش نہیں ہوگئی ہو۔ میں تو ترس گیا ہوں تمہاری آواز سننے کو۔"

میں نے کوشش کی تھی کہ ہمارے درمیان جو فاصلے پیدا ہوتے جارہے ہیں، ختم ہوجائیں۔ اس نے بس ایک نظر مجھے دیکھا۔

"تم خود ہی بہت مصروف رہتے ہو زین!"

میں اندر ہی اندر شرمندہ ہوگیا لیکن اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے ہنسا تھا۔

"نہیں یار! تم بھی تو بہت مصروف رہنے لگی ہو۔"

میں اس کا خیال ذہن سے جھٹکنے کے لیے مایا کے زیادہ قریب ہونے کی کوشش کرتا تو وہ عجیب نظروں سے مجھے دیکھتی۔

میں نے شاید کبھی بھی صحیح فیصلہ نہیں کیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں بازار سے کوئی چیز پسند کرکے لے آتا مگر گھر آکر مجھے وہ ناپسند ہوجاتی تھی اور پھر شور ڈالتا کہ یہ واپس کریں مجھے کچھ اور لینا تھا۔۔۔ لیکن مایا اور زویا کوئی چیز نہیں تھیں کہ میں کہتا مجھے مایا نہیں چاہیے۔ زویا دے دو۔

یہ کیا ہوگیا تھا کہ میں خود سے ہی نظریں چرائے پھرتا۔ آفس سے اٹھتا تو سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا پھرتا۔

"کہاں ہوتے ہو یار۔" ایک روز چھوٹے بھائی نے مجھے پکڑلیا۔ "تمہارا آفس کیا رات کو بھی کھلا رہتا ہے۔"

اس روز میں رات دیر سے گھر میں داخل ہوا تھا۔

"نہیں، بس یونہی ایک دوست کے پاس چلا گیا تھا۔!"

حالانکہ میرے کوئی دوست نہیں تھے۔ جیسے زویا اور مایا کی کوئی خاص سہیلیاں نہیں تھیں۔ ہم نے کبھی کسی اور کو دوست بنانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔

"کیا کوئی بات تمہیں پریشان کررہی ہے برادر۔"

چھوٹے بھائی کی نظریں بہت تیز تھیں۔

"نہیں تو۔" میں نے نظریں چرائیں۔

"تم دونوں۔۔۔ میرا مطلب ہے تم اور مایا خوش تو ہو نا ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔"

"ناخوش ہونے کی تو کوئی بات نہیں ہے بھائی!"

تب ہی میں نے زویا کو اپنے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف جاتے دیکھا اور میری نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔

چھوٹے بھائی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"کوئی ایسی غلطی مت کرنا زین! جس سے پورے خاندان کی بنیادیں ہل جائیں۔"

اپنی بات کہہ کر وہ رکے نہیں تھے اور میں سُن ہوگیا تھا۔ یہ چھوٹے بھائی نے کیا کہا تھا۔۔۔

چھوٹے بھائی کی نظر بہت گہری تھیں۔ وہ اس وقت بھی جانتے تھے جب میں نہیں جانتا تھا۔ اور اب بھی وہ جانتے تھے، جو میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

چھوٹے بھائی کی تنبیہہ کے بعد میں نے زویا کی طرف دیکھنا ہی چھوڑ دیا۔ کھانے کی بڑی سی ٹیبل پر بھی میں اس طرح بیٹھتا کہ زویا پر براہ راست میری نظر نہ پڑے، لیکن کیا دریاؤں پر بند باندھے جاسکتے ہیں؟

لیکن میں بند باندھ رہا تھا اور ہر بار پانی کا کوئی زور آور ریلا آکر اس بند کو توڑ دیتا تھا۔

☼ ☼ ☼

اس روز زویا تیار ہو کر پورچ میں کھڑی تھی۔ اسے یونیورسٹی جانا تھا۔ اس کے پیپرز شروع ہوچکے تھے۔ میں آفس جانے کے لیے نکل رہا تھا۔

"کھڑی کیوں ہو زویا؟"

"بڑے بھائی کا انتظار کررہی تھی۔"

"بڑے بھائی تو ابھی اٹھے ہیں ناشتا کررہے ہیں تمہیں دیر ہوجائے گی۔ میں ڈراپ کردیتا ہوں۔"

وہ تھوڑا سا جھجکی لیکن پھر خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ میں ہمارے درمیان عجب سی جھجک آگئی

www.paksociety.com
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھی۔۔۔ ہم نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ کبھی ہمارے درمیان اس طرح کی اجنبیت در آئے گی۔

"تمہاری تیاری کیسی ہے زوئی!"

"ٹھیک ہے۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

"واپسی پر بھی میں تمہیں پک کرلوں گا۔ کتنے بجے پیپر ختم ہوگا۔"

"بارہ بجے۔۔۔ لیکن میں چلی جاؤں گی۔"

"نہیں میں لنچ کے لیے اٹھوں گا تو تمہیں گھر چھوڑ دوں گا اور صبح بھی تمہیں ڈراپ کردیا کروں گا۔ خوامخواہ پوائنٹ کے لیے خوار ہونے کی ضرورت نہیں۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اور مجھے جواب کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ میں ہر روز صبح اسے لے جانے لگا تھا۔ ہمارے درمیان دو تین مختصر جملوں کے اور کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔

اس روز اس کا آخری پیپر تھا۔

"تھینک گاڈ۔۔۔ آج جاکر خوب سوؤں گی۔"

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی جیسے اپنے آپ سے کہا تھا۔

"یعنی آج فارغ ہوگئی ہو۔" میں نے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔"

"تو چلو آئس کریم کھلاتا ہوں تمہیں۔"

اس سے پہلے بھی بہت دفعہ ہم آئس کریم کھانے گئے تھے لیکن آج اس نے فوراً" نفی میں سرہلایا تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں زین گھر ہی چلو۔"

لیکن میں نے گاڑی کا رخ اپنے پسندیدہ آئس کریم پارلر کی طرف کردیا تھا۔ ہم زیادہ تر شام یا رات کو آتے تھے۔ اس وقت دن کے ساڑھے بارہ بجے وہاں بالکل بھی رش نہیں تھا۔

میں نے بیٹھتے ہی اس کے اور اپنے پسندیدہ فلیور کا آرڈر دیا۔ وہ میری طرف نہیں دیکھ رہی تھی اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

اس کی لانبی پلکوں کا سایہ اس کے رخساروں پر پڑ رہا تھا۔ میں مبہوت سا اسے دیکھے جارہا تھا۔ گردوپیش سے بے خبر۔

یہ میرے ساتھ کیا ہوگیا تھا۔ میں نے کیا کھویا تھا۔ میرا دل بالکل خالی تھا اوندھے پیالے کی طرح۔ کھوئی ہوئی چیزیں کبھی کبھی مل بھی تو جاتی ہیں۔ میرے سامنے پڑی آئس کریم پگھل رہی تھی اور میں اسے دیکھے جارہا تھا۔

کیا مجھے بھی میری کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔

میری محبت۔۔۔ میری زوئی۔۔۔

زویا نے آئس کریم کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ میرا ارتکاز ایک لمحے کے لیے ٹوٹا تھا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں پھر اسے دیکھ رہا تھا۔

"زوئی۔"

میں میز پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا آگے جھکا ہوا تھا۔

"مجھے پتا۔۔۔ کیوں نہیں چلا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ محبت نہیں عشق۔"

"تم شروع سے ہی ایسے تھے۔ تمہیں ہمیشہ بعد میں پتا چلتا تھا کہ کیا ہونا چاہیے۔"

اس نے ذرا کی ذرا نظریں اٹھائی تھیں۔

"لیکن اب ان سب کا کیا فائدہ۔"

"میں تمہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ نہ بتاتا تو میرا دل پھٹ جاتا۔۔۔"

"مجھے پتا تھا۔ پہلے سے پتا تھا۔"

اس نے آئس کریم کپ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں زوئی۔۔۔ تم نے بھی اور مایا نے بھی۔ کسی نے کچھ نہیں بتایا۔"

"فیصلے کا اختیار تمہارے ہاتھ میں تھا زین! اور اب اسے نبھانا بھی تم نے ہے۔"

وہ یک دم کھڑی ہوگئی تھی۔

"تم نے جو فیصلہ کیا' مایا اور میں نے اسے قبول کرلیا۔ کیونکہ ہم نے کبھی تمہاری کسی بات کو ڈس اون نہیں کیا تھا۔ حالانکہ مایا تو۔۔۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"فیصلہ میں نے نہیں کیا تھا زویا! میں نے تو سب کے فیصلے کو تسلیم کیا تھا۔"

"ہاں' لیکن تمہیں اختیار دیا تھا کہ تم اس فیصلے کو تسلیم نہ کرتے۔ کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔" وہ آگے بڑھ گئی۔

"زویا! ایک بات بس ایک بات اور بتادو۔" میں تیز تیز چلتا اس کے ہم قدم ہوا۔

"کیا تم بھی۔۔۔ تم بھی ایسا ہی چاہتی تھیں کہ تم اور میں؟"

اس نے میری بات کا جواب نہیں دیا تھا' لیکن اس کی لرزتی پلکوں اور آنکھوں میں پھیلتی نمی سے مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا تھا۔

"مایا بہت اداس رہتی ہے۔" اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔ "اسے خوش رکھنے کی کوشش کیا کرو۔"

یہ مجھے بہت بعد میں پتا چلا کہ۔۔۔

اس نے اس رشتے کے حوالے سے مجھے کبھی نہیں سوچا تھا۔ اس کے دل نے حسان کو پسند کیا تھا جو اس کی کسی کلاس فیلو کا بھائی تھا۔

میں نے اسے آڑے ہاتھوں لے لیا کہ مجھے کیوں نہ بتایا۔ میں خود حسان سے ملتا اور چچا چچی سے بات کرتا۔۔۔

"میں نے سوچا اگر میں نے انکار کردیا تو تم ہرٹ ہوگے۔ شاید تمہیں بہت دھچکا لگے تو اور میں حسان سے کوئی ایسی شدید محبت نہیں کرتی تھی' وہ بس اچھا لگتا تھا مجھے۔۔۔" اور میں حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

"تم نے یہ اچھا نہیں کیا مایا؟"

"تم نے بھی تو اچھا نہیں کیا زین! اپنے ساتھ' زویا کے ساتھ۔۔۔"

اور ہمارے پاس بات کرنے کے لیے کچھ نہیں رہا۔

☼ ☼ ☼

زویا کی شادی ہوگئی۔ چچا کی طبیعت خراب تھی سو خرم ایک ماہ کی چھٹی پر آیا اور ایک ماہ بعد چلا گیا۔

میں مایا کو خوب شاپنگ کراتا۔ محبت کے لمبے لمبے ڈائیلاگ بولتا۔ اسے گھمانے' کھانا کھلانے لے جاتا۔ آفس کی ادھر ادھر کی سینکڑوں باتیں کرتا۔ لیکن مایا کبھی پورے طور پر خوش نظر نہیں آتی تھی۔

"عورت کبھی آدھے ادھورے مرد کے ساتھ خوش نہیں رہتی۔"

ایک بار چھوٹے بھائی نے کہا تھا اور میں زویا کے بغیر ادھورا تھا۔۔۔ محبت کا ادراک تو مجھے بعد میں ہوا تھا' لیکن میں پہلے دن سے ہی اسے بورا نہ ملا تھا۔

ہماری مثلث کے تینوں خط الگ الگ ہوگئے تھے۔

بچپن کی معصومیت میں کبھی ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ہم نے دعا مانگی تھی کہ ہم تینوں ہمیشہ اکٹھے رہیں اسی گھر میں اور وہ واقعی لحہ قبولیت تھا۔۔۔ ہم تینوں اسی گھر میں تھے' لیکن ہماری مثلث ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود ہم میں کوئی رابطہ نہ تھا۔

میں ہر وقت ٹرانسفر کی کوشش میں لگا رہتا۔ میں اکثر بے وقت کھانا کھاتا۔ دیر سے ٹیبل پر آتا جب زویا جاچکی ہوتی' لیکن مجھے پتا تھا وہ خرم کو خط لکھتی ہے اور فون کرتی ہے کہ وہ اسے جلد سعودیہ بلالے۔

میں کبھی کبھی مایا کے ہاتھوں میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا۔

"مایا میرے لیے دعا کرو۔۔۔ میں۔۔۔ میں پورا سموچا تمہارا ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ میں اس سحر سے آزاد ہونا چاہتا ہوں۔ جس میں شادی کے ایک سال ایک ماہ نو دن بعد میں گرفتار ہوگیا تھا۔" مایا پورے ضبط سے میری بات سنتی۔

اور زویا فون پر فون کیے جاتی کہ خرم جلد آکر اسے لے جائے۔۔۔ تاکہ میں اور مایا خوش رہ سکیں۔

میں فیصلہ نہیں کرپاتا کہ میں نے زویا کی محبت میں مبتلا ہوکر غلطی کی یا مایا کو دل سے قبول نہ کرکے۔۔۔ مگر اس اعتراف میں کوئی شبہ نہیں کہ میری زندگی میں آنے والی دونوں عورتیں اعلا ظرف ہیں۔ ان دونوں عورتوں کے دل۔۔۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔

یہ عورت کا دل

اور یہ عورت کا دل

☼

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com